روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 91 | اتوار 2 ذوالحجہ 1416ھ 21 شہادت 1375ہش 21 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب ایمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے

مشکلات سے مت ڈرو۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو۔ تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو۔

(صاحب ایمان) وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریاء کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی۔ یہ بات یاد رکھو کہ ریاء حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مرد سے بڑھ کر مرد خدا نہ پاؤ گے جو نیکی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 665)

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ حال چک منگلا ضلع سرگودھا ابن مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ناصر آباد ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 5- اپریل 96ء منعقد ہوئی۔ ان کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے عزیزہ مکرمہ شگفتہ تبسم صاحبہ بنت مکرم چوہدری نور احمد صاحب کے ہمراہ مبلغ تیس ہزار روپے پر بیت الحمد ناصر آباد شرقی میں مورخہ 94-5-24 کو کیا تھا۔ مورخہ 96-4-5 کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی اس موقع پر مکرم مولانا عبد العزیز ونیس صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 96-4-6 کو ناصر آباد شرقی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے اختتام پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

اعمال کی قبولیت کا دارومدار اخلاص و حسن نیت پر ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا کے کارخانے اور اس کے کاروبار پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام کاروبار اسباب کے ساتھ وابستہ ہیں۔

بعض کام اور بعض امور تو طبعی ہیں اور بعض شرعی ہیں۔ طبعی امور تو وہ ہیں جن کے ساتھ نیت اور ارادہ کا کوئی دخل نہیں۔ جب ایک خاص قسم کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ کام بھی ہو جاتا ہے۔ خواہ کوئی اس کام کے ہونے کا ارادہ کرے یا نہ کرے مثلاً اگر کوئی شخص پانی پیئے تو وہ ضرور سیر ہو جائے گا خواہ وہ سیر ہونے کا ارادہ نہ کرے یا نہ کرے اسی طرح جو روٹی کھائے گا اس کا پیٹ ضرور بھر جائے گا خواہ وہ پیٹ کے بھرنے کا ارادہ کرے یا نہ کرے۔ بعض بیماریوں میں انسان کھاتا بھی چلا جاتا ہے مگر اس کی بھی پھر حد ہوتی ہے یہ نہیں کہ اس پر پیٹ بھر جانے کا کوئی وقت ہی نہیں آتا۔ اسی طرح بعض پاگل کھانا ترک کر دیتے ہیں۔ ان کو زور کے ساتھ اور بعض حالات میں نلکی کے ساتھ کھانا اندر پہنچایا جاتا ہے۔ اس پاگل یا مریض کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا مگر کھانا اندر پہنچ کر پیٹ بھر دیتا ہے۔ ایک آدمی جو برف کے پانی سے نہائے گا وہ ضرور ٹھنڈا ہو جائے گا۔ خواہ وہ دل میں کتنی ہی خواہش اور ارادہ گرم ہونے کا بھی کرتا رہے اس کے ارادہ کا کچھ اثر نہیں ہو گا۔ اسی طرح ایک شخص گرم لحافوں میں پڑ جائے تو چاہے وہ سرد ہونے کا ارادہ اور خواہش بھی رکھتا ہو تو وہ سرد نہیں ہو گا۔ بلکہ طبعی طور پر ضرور وہ گرم ہی ہو گا تو طبعی اسباب میں نیت اور ارادہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ گو ایک حد تک نیت اور ارادہ بھی طبعی قانون میں موثر اور تاثرات کا رنگ رکھتے ہیں۔ مثلاً موثر طاقت کے مقابلہ پر تاثر والی قوت کو کھڑا کر دیا جائے تو موثر قوت کوئی شک نہیں کہ کمزور ہو جائے گی۔ مثلاً جو شخص گرمی میں یہ ارادہ کر لے کہ میں گرمی کو برداشت کر لوں گا تو بے شک اس کو گرمی کم محسوس ہو گی۔ مگر یہ نہیں کہ اس کو گرمی ہی نہ لگے۔ اسی طرح جو شخص یہ ارادہ کر لے کہ میں برف کی ٹھنڈک اور سردی کو برداشت کر لوں گا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو سردی کم محسوس ہو گی مگر یہ نہیں کہ اس کے ارادہ سے طبعی قانون اس پر اثر نہ کرے۔ یہ ممکن ہے کہ اگر اس کو برف کے پانی میں کھڑا کر دیا جائے تو وہ برداشت کی نیت اور ارادہ کرنے کی وجہ سے سردی کو کم محسوس کرے لیکن یہ نہیں ہو گا کہ اس کو برف کے پانی میں غوطہ دیا جائے تو اس کو گرمی ہونے لگ جائے اور یہ بھی نہیں ہو گا کہ کھاتے جائیں اور پیٹ نہ بھرے۔ پیتے ہی جائیں اور سیر نہ ہوں۔ بے شک ایک حد تک تو طبیعت طبعی اسباب کا مقابلہ بھی کرتی ہے مگر وہ ایک محدود طاقت ہے غیر محدود نہیں۔

اس طبعی قانون کے مقابلہ میں ایک، شرعی قانون ہے کہ اس میں نیت اور ارادہ کو بہت بڑا دخل ہے۔ گو بے نیت کے بھی اس قانون میں فائدہ پہنچ جاتا ہے جیسا کہ طبعی قانون میں ارادہ اور نیت بھی ایک حد تک فائدہ دیتا ہے۔ جیسا کوئی شخص اگر واقعہ میں (عبادت) اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے ادا نہیں کرتا وہ لوگوں کی دیکھا دیکھی (عبادت کرتا) ہے تو گو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوتی مگر وہ فرمانبردار کہلاتا ہے۔ یا عبادت روزہ سے وہ کوئی اور فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تا لوگ اس کو (فرمانبردار) خیال کر کے فائدہ پہنچائیں تو وہ فائدہ اس کو پہنچ جاتا ہے۔ غرض جس طرح طبعی قانون میں ایک حد تک ارادہ اور نیت کی قوت فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح شرعی قانون میں ایک حد تک ارادہ اور نیت کی کمزوری بھی نقصان سے بچاتی ہے۔ جس طرح طبعی قانون میں مخالف ارادہ بہت حد تک اثر نہیں کرتا یا کرتا ہے تو بہت کم اس طرح شرعی قانون میں جتنا ارادہ زیادہ ہو گا اور نیت جتنی اچھی ہو گی اتنا ہی اس کام کا نتیجہ اچھا اور نقصان اور تکلیف سے پاک ہو گا اور جتنا ارادہ اور اخلاص کمزور ہو گا اس کا نفع بھی بمقابلہ اس ارادہ کے کمزور ہو گا۔ دونوں قانونوں میں کتنا بڑا فرق نظر آتا ہے۔

(از خطبہ 23- جنوری 1925ء)

اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلہ اسے دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- شہادت 1375 ہش 21 - اپریل 1996ء

حصولِ تعلیم اپنے رجحان کے مطابق ہونا چاہئے

حصولِ تعلیم اپنے رجحان کے مطابق ہونا چاہئے۔ اگر ایسا نہ ہو تو یقیناً حصولِ تعلیم کے بعد انسان کو پوری طرح اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ بنا کچھ اور چاہتا تھا اور بن کچھ اَور گیا۔ وہ سوچتا تھا کہ اگر میں فلاں کام کروں تو بہتر طور پر کر سکتا ہوں اور اس کے نتائج بھی زیادہ حوصلہ افزا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اسے کسی اور کام پر لگا دیا گیا۔ وہاں اس کا دل بھی نہیں لگتا۔ اور وہ کام بھی اس طرح کرتا ہے کہ اس کے نتائج خاطر خواہ نہیں نکلتے۔ اسی لئے ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کی تعلیم کے لئے مشاورتی کمیٹیاں بنا دی جاتی ہیں۔ وہ بچوں کا رجحان دیکھتے ہیں اور اسے ویسی ہی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جس سے وہ اپنی اہلیت کو بروئے کار لا سکے۔ اپنے لئے بھی مفید ثابت ہو اور معاشرے کے لئے بھی۔ کیونکہ اگر کوئی شخص لگن کے ساتھ کام نہ کرتا ہو ایسا کام کرتا ہو جس کے ساتھ اس کا لگاؤ نہیں ہے۔ تو وہ خود بھی مطمئن نہیں ہو گا اور دوسروں کو بھی اطمینان نہیں دے سکے گا۔ لیکن عام طور پر ہوتا ایسا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے والے کسی شعبے کی چمک دمک دیکھ کر اس کی طرف لپکتے ہیں۔ انہیں اس بات کا خیال ہی نہیں رہتا کہ ان کا رجحان کس طرف ہے مگر وہ جا کس طرف رہے ہیں۔ وہ یہی دیکھتے ہیں کہ ایسا پیشہ یا شعبہ منتخب کریں جس میں روپے پیسے کی ریل پیل ہو۔ ایسا وہ کر بھی لیتے ہیں لیکن کامیاب نہیں ہوتے۔ اگر پیسے کی ریل پیل والا پیشہ اختیار بھی کر لیں تو وہاں ان کا دل نہیں لگتا۔ اسے وہ چھوڑتے ہیں اور کسی اور طرف چلے جاتے ہیں۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ حصولِ تعلیم کے لئے اپنے رجحان اور اپنی اہلیت کو مدّنظر رکھا جائے۔ اگر خود طلباء ایسا نہ کر سکیں تو کسی جہاں دیدہ سے پوچھیں یا اگر ممکن ہو اور یہ بات یقینی طور پر ممکن ہونی چاہئے تو ان کے لئے مشاورتی کمیٹیاں بنا دی جائیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ طالب علم اپنے سامنے کوئی ہدف نہیں رکھتا۔ اسے سمجھ ہی نہیں آتی کہ وہ کیا کرے اور جو کچھ کرے وہ کیوں کرے۔ اور اس سے کس قسم کے نتائج حاصل ہونے چاہئیں۔ طلباء اخباری اشتہارات پڑھتے ہیں اور انہیں بیسیوں جگہ داخلے لینے کے مواقع پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ ان بیسیوں جگہوں میں سے ان کا انتخاب درست ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے اشتہارات اور اعلانات دیکھتے رہنا چاہئے۔ لیکن اپنے رجحان اور اپنے میلان اور اپنی اہلیت کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی مرکزی دفتر ایسا ہو جہاں سے یہ رہنمائی مل سکے تو اعلانات سے زیادہ اس دفتر کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اس دفتر سے پوچھنا چاہئے کہ میں فلاں کورس لینا چاہتا ہوں میری رہنمائی کی جائے۔ اور اس مرکزی دفتر میں تمام شعبوں اور پیشوں اور مزید حصول تعلیم کے لئے معلومات موجود ہونی چاہئیں۔ بلکہ ان معلومات کے علاوہ اس مرکزی دفتر کو بھی طلباء کے رجحانات کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جو کچھ کسی نے مانگا اسے دے دیا۔ یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ کوئی طالب علم مانگتا ہے۔ یعنی مزید حصول تعلیم کے سلسلے میں وہ اس کے لئے مفید ہو گا یا نہیں۔ وہ اس مرکزی دفتر کی بات مانے یا نہ مانے۔ مرکزی دفتر کا تو یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ حتی المقدور صحیح رہنمائی کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو یقیناً طالب علموں کو اعلانات کی بھرمار اور اشتہارات کے جنگل میں سے اس طرح نہیں گزرنا پڑے گا کہ انہیں کچھ سمجھ ہی نہ آئے۔ وہ ایسی بات اپنے رجحان کے مطابق منتخب کریں جس پر وہ پورے اتر سکیں۔ اور وہ مرکزی دفتر سے رجوع کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں یہ نظام موجود ہے۔ ہمارے ناظر تعلیم اس پوزیشن میں ہیں کہ طلباء کو صحیح راستے پر لگانے کی سعی کریں طلباء کو اپنے ہاں بلائیں ان سے بات کریں ان کی اہلیت کا معیار پرکھیں اور ان کے رجحان کے مطابق انہیں بتائیں کہ فلاں جگہ پر آپ کے لئے حصولِ تعلیم مفید ثابت ہو سکتا ہے ہم اپنی جماعت کے تمام طلباء سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ناظر تعلیم سے اپنا قریبی رابطہ رکھیں اور وہاں سے رہنمائی حاصل کریں۔

جو احمدی نہیں ہے مگر میرا دوست ہے
اس کو گریٹؔ کرنے کو' کہئے کہ کیا کہوں
انداز ہے عجیب تمسخر کی بات ہے
ملنا تو پُرتپاک ہو' منہ سے نہ کچھ کہوں

ابوالاقبال

ؔ Greet

○

سفر طویل بھی ہے اور مختصر بھی ہے
وہ میری روح کی منزل بھی راہبر بھی ہے

یہی تو ہے مری رفتار کے لئے مہمیز
صدائے یار کہ یہ میری ہمسفر بھی ہے

وہ دیکھتے ہیں جو میلی نظر سے دیکھا کریں
کسی کے دل میں ہے کیا یہ انہیں خبر بھی ہے؟

میں اپنے آپ کو اچھا تو کہہ نہیں سکتا
مگر برائی کا مجھ پر کوئی اثر بھی ہے؟

یہ بات کیا ہے کہ جس سے مجھے محبت ہے
اسی کا پیار ہے دل میں اسی کا ڈر بھی ہے

خدا کرے کہ یہ تقویٰ کی اک علامت ہو
خدا کا خوف محبت کا اِک ثمر بھی ہے

مری اڑان بہت دور تک نہیں جاتی
نظر خلا میں بھی ہے اور خاک پر بھی ہے

یہ ٹھیک ہے کہ رگِ جاں سے وہ قریب تو ہیں
یہ کیا کہ تشنگیٔ دید کا اثر بھی ہے

ہے میری سوچ کا اس درجہ رابطہ ان سے
مرا خیال ہی اب میرا نامہ بر بھی ہے

نسیم غیر کے ہاتھوں سے کیوں ہو رسوائی
بھلے بُرے پہ 'مرے' آپ کی نظر بھی ہے

نسیم سیفی

15-8-1986

گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص کی رسید بک نمبر 314 جس کی رسیدات 1 تا 75 کاٹی جا چکی ہیں۔ باقی ماندہ رسیدات پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ رسید بک ملنے پر ازراہ کرم درج ذیل پتہ پر ارسال فرما دیں۔

ایوان محمود ربوہ ضلع جھنگ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے نام واپس ارسال کریں۔ شکریہ

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت ابراھیمؑ نے اپنی اولاد کے متعلق ایک دعا کی تھی۔ جس کا کلام الٰہی میں ذکر آتا ہے۔ اور دعا یہ تھی کہ اے میرے رب تو ان میں ایک نبی مبعوث فرما جس کا کام یہ ہو کہ وہ تیری آیتیں انہیں پڑھ کر سنائے اور شریعت کے احکام اور ان کی حکمتیں انہیں سمجھائے۔ اور انہیں پاک کرے۔ اور دوسرے معنوں کے مطابق انہیں ادنیٰ حالتوں سے ترقی دیتے ہوئے اعلیٰ مقامات پر پہنچادے۔ یہ دعا جو حضرت ابراھیمؑ نے کی ہے۔ اس کے بالمقابل انہوں نے اپنی اولاد کے متعلق ایک عام دعا بھی کی ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کے بعض احکام کی انہوں نے فرمانبرداری کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خدمت کو قبول کیا اور فرمایا کہ ہم تم کو امام بناتے ہیں۔ تو یہ خبر سننے کے بعد انہوں نے فرمایا میری امامت تو میرے زمانے کے لوگوں تک ختم ہو جائے گی۔ لیکن دنیا تو اماموں کی ہمیشہ محتاج رہے گی۔ اور جب دنیا ہمیشہ اماموں کی محتاج رہے گی تو اے خدا میری ذریت سے بھی امام مقرر کئے جائیں۔

گویا حضرت ابراھیمؑ نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ کوئی نبی ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کے لئے رہبر نہیں رہ سکتا۔ بلکہ بار بار خدا تعالیٰ کی طرف سے امام آنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب ایک طرف وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار امام آنے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی اولاد میں سے متواتر امام بنائے جانے کی درخواست کرتے ہیں اور دوسری طرف مکہ سے تعلق رکھنے والے سلسلہ کے متعلق یوں دعا فرماتے ہیں کہ اے میرے رب ان میں ایک رسول بھیج۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں انہوں نے صرف ایک رسول مبعوث کئے جانے کی کیوں دعا کی۔ جبکہ حضرت ابرھیمؑ خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ایک رسول کافی نہیں ہوتا بلکہ دنیا ہمیشہ رسولوں کی محتاج رہتی ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ میری امامت بھی اچھے نتیجے پیدا نہیں کر سکتی جب تک میری اولاد میں سے بھی امام نہ ہوں۔ اور جب تک ہدایت کا وہ بیج جو میرے ہاتھوں سے بویا جائے اس کا بعد میں بھی نشوونما نہ ہوتا رہے۔ میں تو امام ہو گیا لیکن اگر بعد میں دنیا گمراہ ہو گئی تو میری امامت کیا نتیجہ پیدا کرے گی۔

حضرت عیسیٰؑ جو آپ کی ذریت سے تعلق رکھنے والے اماموں میں سے ایک امام ہیں ان کے متعلق کلام الٰہی میں ذکر آتا ہے کہ قیامت کے دن جب خدا تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تیری قوم جس شرک میں مبتلا ہوئی کیا اس کی تو نے لوگوں کو تعلیم دی تھی۔ اور کیا تو نے یہ کہا تھا کہ میری اور والدہ کی پرستش کرو۔ تو اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ جب تک میں ان میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا۔ مگر جب مجھے وفات دے دی گئی تو حضور پھر میں کیا کر سکتا تھا۔ اور مجھے کیونکر معلوم ہو سکتا تھا کہ میری قوم بگڑ گئی ہے۔ گویا حضرت عیسیٰؑ بھی یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ نبی کا اثر ایک عرصہ تک ہی چلتا ہے۔ اس کے بعد اگر قوم بگڑ جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کو ان کی ہدایت کا کوئی اور سامان کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی تصدیق ہے حضرت ابراھیمؑ کی اس دعا کی کہ میری ذریت میں سے بھی ایسے لوگ ہونے چاہئیں۔ ورنہ دنیا کی ہدایت قائم نہیں رہ سکتی۔

تو حضرت عیسیٰؑ کا بیان ایک اور حضرت ابراھیمؑ کی دعا۔ دو۔ یہ اس بات کے شاید ہیں جو کہ کلام الٰہی میں بیان ہوئی کہ دنیا میں ہدایت کے قیام کے لئے [illegible] اماموں کا ہونا ضروری ہے۔ جب [illegible] اماموں کا ہونا ضروری ہے اور اس کے بغیر ہدایت قائم نہیں رہ سکتی تو پھر حضرت ابراھیمؑ کی اس دعا کے کیا معنے ہوئے کہ اے میرے رب ان میں ایک رسول بھیج۔ پھر تو انہیں یہ دعا مانگنی چاہئے تھی کہ اے میرے رب ان میں بہت سے انبیاء بھیجیو جو تیری آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اور تیری شریعت کے احکام اور اس کی حکمتیں انہیں بتائیں۔ اور انہیں اپنی قوت قدسیہ سے پاک کرتے رہیں۔ مگر وہ تو یہی دعا کرتے ہیں کہ ایسے میرے رب ان میں ایک رسول بھیج وہ تیری آیتیں پڑھے نہ کہ پڑھیں اور وہ کتاب اور حکمت سکھائے نہ کہ سکھائیں۔ اور وہ ان کو پاک کرے نہ کہ پاک کریں۔ مگر وہی خود دوسرے موقعہ پر دعا کے ذریعے اس امر کا اقرار کر چکے ہیں کہ میری نبوت کافی نہیں ہو سکتی۔ جب تک میری اولاد میں سے بھی انبیاء نہ ہوں اور جب تک نبیوں کا ایک لمبا سلسلہ دنیا میں قائم نہ ہو۔ اس ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت ابراھیمؑ نے یہ کیوں دعا کی کہ ان میں ایک نبی مبعوث کیجیئو۔ یہ ایک سوال ہے جس کو اگر ہم کلام الٰہی سے ہی حل نہ کر سکیں۔ تو حضرت ابراھیم پر خطرناک الزام آتا ہے کہ نور کا ایک راستہ کھولتے ہوئے انہوں نے اسے معاً بند کر دیا۔ یہ تو کہا جا سکتا تھا کہ حضرت ابراھیمؑ کا ذہن آگے کی طرف گیا ہی نہیں۔ انہوں نے صرف یہ چاہا کہ میرے بعد ایک نبی آجائے۔ اور آئندہ کے لئے وہ خود دعا کرتا رہے مگر حضرت ابراھیمؑ کی دوسری دعا نے بتا دیا کہ ان کے دل میں یہ خیال آیا اور انہوں نے اس کے متعلق دعا بھی کی۔ چنانچہ فرمایا کہ میری اولاد میں سے بھی آئمہ ہوتے رہیں۔ یہ کہنا کہ حضرت ابراھیمؑ کا اپنے بعد کے زمانہ کی ضروریات کی طرف ذہن ہی نہیں گیا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ان کی دوسری دعا نے بتا دیا کہ انہیں قیامت تک لوگوں کی ہدایت کا خیال تھا۔ اور جب انہیں اس امر کا خیال تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ آئمہ ہمیشہ آتے رہنا ضروری ہے تو پھر اس دعا پر انہوں نے کیوں کفایت کی کہ خدا ان میں ایک رسول بھیج دے جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ اس سوال کا جواب ہمیں کلام الٰہی سے ہی معلوم ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابراھیم کی اس دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ وہی الفاظ ہیں جو حضرت ابراھیمؑ نے دعا کرتے ہوئے استعمال کئے تھے۔ فرماتا ہے کہ خدا بڑی بلند شان والا ہے جس نے ابراھیم کی دعا کو سن کر امیین میں اپنا رسولؐ مبعوث کیا۔ وہ ان کو اس کی آئتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ وہ ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو آسمانی کتاب سمجھاتا ہے۔ اور شرائع کی باریک در باریک حکمتیں بتاتا ہے۔

ایک اچھی بات

جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کروں گا وہ کروں گا اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

پاکدامن رہنے کیلئے علاج

یہ ہماری خوش بختی ہے اور اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانوں میں سے ایک احسان ہے کہ ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خوب کھول کھول کر تعلیم دی ہے۔ آپ کی تعلیم کا ایک حصہ ذاتی اصلاح اور اخلاق فاضلہ سے متعلق ہے۔ چنانچہ آپ نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

"جاننا چاہئے کہ اخلاق دو قسم کے ہیں:

اول وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ترک شر پر قادر ہوتا ہے

دوسرے وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ایصال خیر پر قادر ہوتا ہے"

اور ترک شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ تا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا اپنے کسی عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ یا نقصان رسانی اور کسر شان کا ارادہ نہ کر سکے۔

اور ایصال خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان اپنے ہاتھ یا اپنے علم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال یا عزت کو فائدہ پہنچا سکے۔ یا اس کے جلال یا عزت کو ظاہر کرنے کا ارادہ کر سکے۔ یا اگر کسی نے اس پر ظلم کیا تھا تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا اس سے درگزر کر سکے اور اس طرح اس کو دکھ اور عذاب بدنی اور تاوان مالی سے محفوظ رہنے کا فائدہ پہنچا سکے یا اس کو ایسی سزا دے سکے جو حقیقت میں اس کے لئے سراسر رحمت ہے۔"

اخلاق متعلق ترک شر آپ مزید فرماتے ہیں:

"اب واضح ہو کہ وہ اخلاق جو ترک شر کے لئے صانع حقیقی نے مقرر فرمائے ہیں وہ زبان عربی میں...... چار ناموں سے موسوم ہیں چنانچہ

(1) پہلا خلق احصان کے نام سے موسوم ہے۔ یا عفت ہے یعنی پاکدامنی ...... (2) دوسری قسم ..... وہ خلق ہے جس کو امانت و دیانت کہتے ہیں .... (3) تیسری قسم .... وہ قسم ہے جس کو عربی میں ھُدنہ اور ھون کہتے ہیں یعنی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر انسان ہونا اور صلح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا .....

(4) چوتھی قسم ..... رفق اور قول حسن ہے۔ اور یہ خلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے..... طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے........

مذکورہ بالا وہ اخلاق جو ترک شر کے لئے صانع حقیقی نے مقرر فرمائے ہیں ان میں سے پہلا خلق احصان یا عفت یعنی پاکدامنی کے لئے ہمیں "صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں یعنی یہ کہ

(i) اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔

(ii) کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا ("یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں")

(iii) نامحرموں کے قصے نہ سننا (بلکہ....... ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں")

(iV) ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ ("اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو")

(V) اگر نکاح میسر نہ آوے چاہئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد نصیب صاحب عارف

روزنامہ الفضل 3- جنوری 1960ء

مولوی غلام حسین صاحب ایاز

خاکسار بچپن میں قادیان میں تھا۔ جب کبھی مربیان فریضہ دعوت الی اللہ کے لئے باہر بھیجے جاتے تو ان کو اسٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے جایا کرتا اکثر دل میں سوال پیدا ہوتا کہ یہ مربیان دعوت الی اللہ کس طرح باہر کے اجنبی ماحول میں دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ اخباروں میں ان کی دعوت الی اللہ کی کارگزاریاں نظر سے گزرتی تھیں۔ مگر گزشتہ جنگ میں خاکسار کو مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے حالات کو بچشم خود دیکھنے کا موقعہ بھی مل گیا۔

1941ء میں پانچ احمدی فوجیوں کی ایک جماعت EKMA جہاز میں سنگاپور اتری بر سبیل تذکرہ عرض کردوں کہ ہم نے کلکتہ سے جہاز میں سوار ہونے کے بعد اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر سفر بنا لیا۔ ہم لوگ پانچوں عبادات باجماعت پڑھتے تھے۔ ہر عبادت کے بعد کشتی نوح کا درس دیا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اذکار اور سلسلہ کی باتوں میں وقت گزرتا تھا۔ باقی لوگ تو اپنی فوجی رنگ رلیوں میں مصروف رہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو سلامت واپس لایا اور مصائب سے بھی بچائے رکھا.........۔

ہم سنگاپور پہنچتے ہی ایاز صاحب کے مرکز دعوت الی اللہ میں پہنچے۔ معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کو شدید مخالفت کا سامنا ہے اور مخالف عنصر از حد تنگ کرتا ہے اور پولیس میں ان کے خلاف شکایت پہنچائی گئی ہیں یہاں تک نوبت تھی کہ آپ کا نام ملک کی بلیک لسٹ میں نمبر1 میں تھا۔ جب جاپانیوں کا دور آیا تو معاملہ برعکس ہو گیا۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ وہ مخالفین جنہوں نے مجھے تنگ کر رکھا تھا وہ سب یکے بعد دیگرے جاپانیوں کی سزا کے شکار ہو گئے۔

ایک دن ایک جاپانی افسر موٹر سائیکل پر سے مرکز دعوت الی اللہ کے سامنے گر گیا۔ مولوی صاحب نے مناسب طبی امداد پہنچا کر اس کی یونٹ میں اطلاع کرائی۔ جس پر وہ افسر خوش ہو کر آپ کو راہداری کا پاس دے گیا جس سے آپ جزیروں میں آجاسکتے تھے۔ مولوی صاحب نے دو کشتیاں تیار کیں جو قریبی جزیروں میں تجارت کے لئے کام آتیں جس سے آپ کو کافی منافع ہوا اور سلسلہ کے لئے دعوت الی اللہ کی راہیں نکل آئیں جب ہم لوگ جاپانیوں کے ہاتھ قید ہوئے تو مولوی صاحب از راہ شفقت ہم لوگوں کے لئے پارچات بنا کر لائے اور ہم میں تقسیم کر کے بہت خوش ہوئے۔ جب رفتہ رفتہ جاپانیوں کے زمانہ میں مہنگائی ہو گئی اور اشیاء نایاب ہو گئیں تو خدا تعالیٰ نے ہم کو موقعہ دیا کہ ہم مولوی صاحب کی خدمت کر سکیں۔

مولوی صاحب ولی اللہ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ان کا خاص تعلق تھا اور وہ ان کو رؤیا کے ذریعہ آئندہ آنے والے واقعات کی خبر دیتا تھا۔ چند ایک امور درج ذیل ہیں:۔

1۔ جب قید کے دنوں میں نیشنل آرمی قائم کی گئی تو مولوی صاحب سے اس میں شمولیت کے بارہ میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں ایک اژدہا دکھایا گیا ہے جس کا سر تو چھوٹا ہے مگر اس کا دھڑ بڑا ہے اور لوگ اس کی پیٹھ پر سوٹیاں مارتے ہیں لیکن وہ چلتا نہیں بلکہ اپنی جگہ پر ہی ہلتا رہتا ہے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا کہ پہلی نیشنل آرمی جو بڑے جوش و خروش سے کھڑی کی گئی تھی۔ اس کے کمانڈر موہن سنگھ نے آٹھ نو ماہ کے اندر ہی ختم کر دیا۔ اس کے بعد راس بہاری بوس اور سبھاش چندر بوس نے نیشنل آرمی قائم کی۔ مگر اس میں پہلا جوش و خروش نہ تھا۔ جاپانیوں کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ختم ہو گئی۔

2۔ جب جاپانی اپنے عروج پر تھے اور ان کے ہتھیار ڈالنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ جاپانیوں کا ہیڈ کوارٹر "جالندھر" آگیا ہے آپ کو بہت تشویش ہوئی کہ اس میں ہندوستان پر مکمل قبضہ کا اشارہ ہے۔ مگر بعد میں جب جاپانی سمندر میں جا بجا شکست پر شکست کھانے لگے تو سمجھ میں آیا کہ ان کا ہیڈ کوارٹر "جال اندر" آگیا ہے۔

پھر آپ نے محوری طاقتوں کی شکست کا نظارہ اس طرح پر دیکھا کہ جنگل میں لوگ ایک جھاڑی کے گھیرا ڈالے کھڑے ہیں اور کسی جانور کو جو جھاڑی میں چھپا ہے پکڑنا چاہتے ہیں مگر وہ نکلتا نہیں اور وہ اس پر قابو پانے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ کسی غیر جانبدار آدمی نے انہیں کہا کہ اس جانور کو پکڑنے کے لئے اس کے دشمن جانور کی مدد لیں اور اس کو اس جھاڑی کے سامنے لا کھڑا کریں۔ جب جھاڑی والا جانور باہر والے دشمن جانور کو دیکھ کر غصہ میں باہر آئے اور دونوں گتھم گتھا ہوں تو آسانی سے جھاڑی والا جانور پکڑ لیا جائے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جھاڑی والے جانور کو پکڑ لیا۔ پھر کسی نے کہا اس کی ایک مادہ بھی ہے اس کو بھی پکڑ لو تاکہ ہمیشہ کے لئے اس جانور کے خطرہ سے محفوظ ہو جاؤ۔ سو ان لوگوں نے اس کی مادہ کو بھی پکڑ لیا۔ آپ نے اس کا مطلب یوں سمجھا کہ جھاڑی والا جانور جرمنی تھا جو قابو نہیں آرہا تھا.........روس کو اس کے مقابل پر لا کر لڑوایا گیا۔ پکڑنے والے انگریز امریکی اتحادی تھے جنہوں نے آخر جرمنی پر قابو پا لیا اور پھر ان کی مادہ جو جاپان تھی اس کو بھی دھر لیا گیا اور دو ہی ایٹم بم اس کے لئے کافی رہے۔

4۔ ابھی جاپانیوں نے ہتھیار نہیں ڈالے تھے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک سڑک پر جس کا نام Payahabour ہے جا رہے ہیں اور بلند آواز سے توحید کا وعظ بھی فرماتے جاتے ہیں۔ کسی نے کہا کہ آگے مت جایئے۔ وہاں امریکنوں کا پہرہ ہے۔ آپ کو تعجب ہوا کہ امریکی کہاں سے ٹپک پڑے۔ لیکن بعد میں جب جاپانیوں نے ہتھیار ڈالے تو قبضہ کرنے والی امریکی فوج سنگاپور میں اتری اور انگریزوں کی بجائے امریکی سنگاپور کی گلیوں میں پہرہ دے رہے تھے پھر بعد میں کسی معاہدہ کے تحت سنگاپور انگریزوں کو واپس ہوا۔ اور اب وہاں کے باشندے آزاد ہو گئے ہیں اور توحید کا وعظ شروع ہو گیا ہے۔

آپ نے ملایا کے احمدیوں میں اخلاص اور محبت کی روح پھونک دی تھی۔ ایک دفعہ ہم عید کی عبادت میں تمام احباب جماعت اکٹھے ہوئے خطبہ کے بعد احباب ایک دوسرے سے ملنے لگے وہاں کے ایک احمدی دوست احمد نادی صاحب کا یہ حال تھا کہ وہ ہم مرکز قادیان سے آئے ہوئے احمدی دوستوں سے بالخصوص اس رنگ میں معانقہ کر رہے تھے کہ ساتھ ساتھ زار زار رو رہے تھے جس سے ہم بہت متاثر ہوئے کہ نہ معلوم وہ ہم میں کیا چیز محسوس کر رہے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے ہوٹل میں ایک پر تکلف دعوت دی۔ اور انہوں نے اور ان کی اہلیہ نے کمال شفقت سے مہمان نوازی کے فرائض سر انجام دیئے۔

کسی غیر از جماعت افسر نے مولوی صاحب کی غریبانہ اور زاہدانہ حالت میں دعوت الی اللہ کے فرائض انجام دیتے ہوئے متاثر ہو کر مرکز سلسلہ میں اطلاع دی تو مرکز کی طرف سے اخبار الفضل میں اعلان ہوا کہ کوئی بھی دوست جو سنگاپور جائیں مرکز کو اطلاع دے کر جائیں تا مولوی صاحب کے حالات سے باخبر رہ کر ممکن امداد پہنچائی جاسکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنی کسی تکلیف کا مرکز سے ذکر نہ کیا اور راضی برضا رہتے ہوئے اپنے مشن کی تکمیل میں مصروف رہے۔

جب ہم قیدیوں کی واپسی ہوئی۔ خاکسار نے رخصت کے وقت آپ سے عرض کی کہ مولوی صاحب چلئے آپ کو بھی وطن لئے چلتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ

"حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی اس ملک سے باہر رکھنا معصیت سمجھتا ہوں۔" اس پر خاکسار نے کہا کسی پیغام کے لئے درخواست کی تو آپ نے فرمایا:۔

"حضرت صاحب کے نام میرا سلام پہنچانا ہے اور یہ کہ حضرت صاحب سے احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرنا۔"

سو یہ پیغام پہنچانے کی خاکسار کو سعادت حاصل ہوئی۔

پھر خاکسار مولوی صاحب کے گھر پر حاضر ہوا۔ ان کی بچی جسے وہ دو تین ماہ کی عمر میں چھوڑ گئے تھے تیرہ سال کی ہو چکی تھی خاکسار نے اس کو بتایا کہ تیرے ابا کے پاس سے آیا ہوں کہ بن دیکھے ہی وہ ایک خوشی سی محسوس کر رہی تھی۔

غرض مولوی صاحب صحیح رنگ میں احمدیت کے خادم تھے۔ انہوں نے مشرق بعید میں احمدیت یعنی دین حق کی بنیاد رکھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولوی صاحب کے ہاتھ سے لگے ہوئے اس پودا کی آبیاری کرے اور اس علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور کرے آمین۔

مولوی صاحب کے اہل و عیال کا خود نگہبان و حافظ ناصر ہو اور صدمہ کو نہایت صبر سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ دیگر مربیان کی مساعی کو بار آور کرے۔ اور ہم کو ان جان نثاروں کے کام میں اعانت کی مالی و جانی قربانی کی توفیق دیتا رہے۔

یاد ماضی

آزادی کا تحفہ

نائیجیریا کو یکم اکتوبر 1960ء کے روز آزادی ملی تھی۔ اس موقعہ پر 30۔ ممالک کے نمائندے اور دیگر عمائدین آزادی کی تقریبات میں شرکت کے لئے نائیجیریا پہنچے۔ سات اکتوبر کے ٹروتھ کے شمارے میں یہ خبر درج ہے کہ احمدیہ مشن نائیجیریا نے دین حق کی فلاسفی انگریزی 30 ممالک کے وفود کے سربراہوں کو آزادی کے تحفے کے طور پر پیش کی۔ یہ وفود دنیا کے مختلف ممالک سے آزادی کی تقریبات میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ ڈاکٹر جیفرے فشر اور روس کے وفد کے رہنما اور بعض دیگر وفود کے سربراہوں کو اس کتاب کے علاوہ عربی اور انگریزی میں کلام الہی بھی پیش کیا گیا۔ آرچ بشپ نے یہ تحفہ وصول کر کے خوشی کا اظہار کیا مولوی سیفی نے آرچ بشپ سے درخواست کی تھی کہ وہ دین حق کے پیروکاروں کے لیڈروں سے لیگوس میں ملیں۔ لیکن چونکہ آرچ بشپ کا بڑا مصروف پروگرام تھا انہوں نے اس کی حامی نہ بھری البتہ ان کے سینئر چیپلن نے مولوی سیفی کو لکھا اور یہ خط لیمبتھ پیلیس سے جاری کیا گیا تھا کہ یقین ہے کہ آپ اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھیں گے کہ یہ کرٹسی کے نہ ہونے کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ آرچ بشپ کے پاس چونکہ وقت بہت کم ہے اس لئے وہ ملاقات کے لئے وقت نہیں دے سکتے۔

ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار دنیا میں گذرے ہیں۔ اگر وہ دنیادار ہوتے تو ان کے گذارے ادنیٰ درجے کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا نے ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مولانا عبد السلام مبارک پوری کے قلم سے

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

حضرت امام الائمہ شیخ الاسلام "ابو بکر بن اسحاق بن حزیمہ" ایک نہایت فاضل اجل اور عالم بے مثل گزرے ہیں۔ حضرت امام المحدثین سید الفقہاء بن محمد اسماعیل بخاری کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ اعلیٰ پائے کے محدث ہوئے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے مدبر اور علم حدیث کے غواص کامل تھے ابن حیان کہتے ہیں۔

"ابن حزیمہ کی مانند میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو قرآن و حدیث کا ماہر کامل ہو اور اس کے صحیح الفاظ اور روائیداد کا حافظ ہو اس طرح کہ گویا وہ ہمیشہ اس کے سامنے موجود رہتی ہو"

ذہین اس قدر کہ حدیثیں اور فقہی مسائل اس طرح تیزی اور روانی کے ساتھ بیان کرتے تھے جیسے ان کے سامنے کتاب کھلی ہوئی ہو اور وہ فرفر پڑھ رہے ہوں۔

ان کا علم و فضل اس پائے کا تھا کہ آئمہ اربعہ کی مانند وہ سب مذاہب کے امام اور رکن مانے جاتے تھے۔

امام وہبی لکھتے ہیں۔ کہ ان کی تصنیفات کی تعداد ایک سو چوالیس ہے۔ صحیح بخاری کی طرح انہوں نے بھی فن حدیث کی ایک کتاب مرتب کی تھی جو اہل علم میں صحیح ابن حزیمہ کے نام سے مشہور ہے۔ 229ھ میں پیدا ہوئے اور 411ھ میں وفات پائی۔ زمانہ طالب علمی میں جب حضرت امام ابن حزیمہ علم حدیث کی تحصیل کے لئے مصر گئے تو وہاں ایک عجیب اتفاق کے تحت محمد نام کے چار طالب علم ایک جگہ اکٹھے ہو گئے یعنی حضرت امام محمد بن جریر طبری حضرت محمد بن ہارون الردیانی۔ حضرت امام محمد بن نصر رازی اور چوتھے امام محمد بن حزیمہ'

فاقوں تک نوبت یہ چاروں ایک ہی زمانے میں ایک ہی مکان میں رہتے تھے اور حدیث کا فن حاصل کرتے تھے۔ بعد کے زمانے میں یہ چاروں حضرات علمی اور مذہبی دنیا میں بڑی شہرت کے مالک ہوئے مالی حالت "چاروں طالبان حدیث" کی معمولی تھی۔ بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا اور بدقت کھانے پینے کا خرچ چلتا تھا۔ ایک مرتبہ اتفاق ہوا کہ جو کچھ تھوڑے بہت پیسے چاروں کے پاس تھے وہ کھانے میں خرچ ہو گئے اور پاس کچھ بھی نہ رہا یہاں تک کہ فاقوں کی نوبت پہنچ گئی۔ اب تو چاروں بہت پریشان ہوئے اور باہم بیٹھ کو مشورہ کرنے لگے کہ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے۔ اگر محنت مزدوری کرتے ہیں تو پڑھائی نہیں ہو سکتی اور اگر پڑھتے ہیں تو کھائیں کہاں سے

مانگنے کون جائے اب بڑا اہم سوال یہ تھا کہ سب سے پہلے کون مانگنے اور سوال کرنے شہر جائے۔ قصہ یہ تھا کہ ہر شخص سوال کی ذلت سے بچنا چاہتا تھا کیونکہ ان میں سے کبھی کسی نے سوال نہیں کیا تھا۔ لیکن چونکہ پیٹ کا بھرنا اور فاقہ کا توڑنا ضروری تھا۔ اس لئے بامر مجبوری کسی نہ کسی کو جانا پڑے گا تاکہ اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے غذا کا بندوبست کرے۔ پھر بھی مانگنے کی ذلت ہر شخص دوسرے پر ٹالنا چاہتا تھا وہ کہتا تھا کہ پہلے فلاں جائے اور یہ کہتا تھا کہ فلاں جائے جب کسی میں بھی اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ پہل کر سکے تو پھر یہ فیصلہ ہوا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور جس کا قرعہ نکلے وہی پہلے شہر جائے اور مانگ کر کچھ لائے چنانچہ قرعہ اندازی ہوئی اور بدقسمتی سے قرعہ ابن حزیمہ کے نام کا نکلا جن کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ لطف یہ ہوا کہ سب سے زیادہ پہلے باہر جانے سے کتراتے تھے لیکن اب جب کہ قرعہ نکل آیا تو گریز کی کوئی راہ باقی نہ رہی اور انہوں نے سوچ لیا کہ اب تو جانا ہی پڑے گا۔

حزیمہ کی دعا ابن حزیمہ نے ہر چند اپنے آپ کو چلنے کے لئے تیار کیا۔ لیکن کسی طرح ہمت نہیں پڑتی تھی کہ شہر جا کر کسی سے مانگیں۔ چند مرتبہ اٹھے اور پھر بیٹھ گئے۔ سخت پریشانی کی حالت تھی کہ کیا کریں اور کس طرح جائیں اور اگر جائیں تو ان کی زبان کسی سے مانگنے کے لئے کیسے ہلے گی۔ آخر اسی کرب و بے چینی کی حالت انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ بھائیو! اگرچہ بھوک کے مارے ہم سب بیتاب ہو رہے ہیں اور فاقے کرتے کرتے اب ہم مرنے کے قریب ہو چکے ہیں۔ ایسے سخت اور صعب وقت میں اگرچہ شریعت سوال کرنے کو جائز کہتی ہے۔ مگر کیا کروں کہ دل اس ذلت کو برداشت کرنے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ قرعہ میرے نام نکلا ہے اس لئے مجبوراً سوال کرنے کے لئے جانا ہی پڑے گا۔ مگر قبل اس کے کہ میں یہاں سے روانہ ہوں آپ تینوں صاحب مجھے اتنی مہلت دے دیں کہ

میں دو رکعت نماز پڑھ کر کچھ دعا کر لوں پھر روانہ ہوں گا۔ تینوں ساتھیوں نے کہا ہاں آپ نماز پڑھ لیں اور پھر روانہ ہو جائیں۔

چنانچہ ابن حزیمہ نے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ نماز شروع کی اور جب سجدے میں گئے۔ تو رزاق مطلق اور رحیم و کریم خدا سے نہایت الحاح و زاری کے ساتھ یہ دعا مانگی۔

یا الہ العالمین تو دانا و بینا ہے آج تک میں نے اشد ضرورت پر بھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا اور کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگی۔ مجھے یہ بھی بخوبی پتہ ہے کہ اسلام میں مانگنے کی سخت مخالفت آئی ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے سے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے اس وقت ہم پر مصیبت آپڑی ہے بغیر مانگے چارہ نہیں اور مجھے ہی میرے ساتھیوں نے اس کام کے لئے منتخب کیا ہے مگر تو جانتا ہے کہ مجھ میں مانگنے کی ہمت نہیں اس لئے اے میرے قادر و توانا خدا اپنے خاص رحم اور فضل کے ماتحت کوئی ایسی شکل نکال دے کہ میں سوال کی ذلت سے بھی بچ جاؤں اور ہماری خوراک کا مسئلہ بھی حل ہو جائے۔ اے اللہ" میں بہت ہی عاجزی سے تیرے حضور التجا کرتا ہوں کہ میری التجائیں سن لے اور میری دستگیری فرما اور غیب سے اس معاملہ میں میری امداد فرما۔

اے ارحم الراحمین۔ اے مالک الملک۔ میری اس عاجزانہ استدعا کو سن اور اسے قبول فرما۔ تو تمام قدرتوں کا مالک ہے کوئی چیز تیرے نزدیک انہونی نہیں۔"

دعا قبول ہو گئی ابھی ابن حزیمہ سجدے میں پڑے رو رو کر دعا مانگ ہی رہے تھے کہ دروازے پر کسی نے دستک دی ساتھیوں میں سے ایک نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو شاہی پیادے نے کہا کہ رات کو والی مصر نے خواب میں دیکھا کہ گویا اسے خدا کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ

فلاں جگہ چار آدمی محمد نامی بھوک سے بے چین ہیں چاروں دین کا علم سیکھنے میں مصروف ہیں۔ اس لئے فوراً ان کے لئے خوراک کا بندوبست کیا جائے والی مصر نے صبح ہوتے ہی مجھے حکم دیا کہ آپ کے لئے کھانا لے جاؤں۔ چنانچہ میں یہ کھانا لایا ہوں جو آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں علاوہ ازیں والی مصر نے ہر شخص کے لئے یہ "پچاس پچاس دینار دیئے ہیں" نیز والی مصر نے فرمایا ہے کہ جب یہ پچاس دینار خرچ ہو جائیں تو آپ بے تکلف مجھ سے اور منگوالیں اور جب تک آپ تحصیل علم کے لئے یہاں ہیں آپ کو یہ وظیفہ برابر ملتا رہے گا۔ اور ہرگز خرچ کی دقت آپ کو نہیں ہو گی۔ آپ بے فکری کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول رہیں۔

"یہ کہا اور پچاس پچاس دینار فی آدمی دے کر سرکاری پیادہ واپس چلا گیا" (سیرت بخاری کا ایک ورق) لاریب

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

(ہفت روزہ لاہور 30 مارچ 1996ء ص ۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محمد یوسف بقاپوری

مکرم سید عباس علی شاہ

سید عباس علی شاہ صاحب جو رشتہ میں میرے پھوپھا تھے مورخہ 24۔ مارچ 1996ء کو بعمر 87 سال وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولانا بقا پوری صاحب کے بڑے داماد تھے۔ عمرکوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان کے رہنے والے تھے۔ شروع میں شیعہ مسلک اختیار رکھتے تھے۔ لیکن 28ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے گاؤں اور خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ موصوف عبادت کے پابند۔ اور صاحب رؤیا کشوف تھے۔ اپنے ذاتی حالات "فیوض ربانی" نامی کتاب میں لکھے ہیں۔ اور 100 کی تعداد میں اپنی رؤیا کا ذکر کیا ہے۔

آپ کی شادی میری پھوپھی امتہ الحفیظ صاحبہ سے 35ء میں ہوئی۔ شروع میں بچے اکثر فوت ہو جایا کرتے تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ وفات کے وقت دونوں بچیاں جرمنی میں تھیں۔ بیٹا مبشر احمد لاہور میں محکمہ بلڈنگ میں بطور انجینئر ملازم ہے۔ آپ نے لمبا عرصہ عمرکوٹ میں رہائش رکھی۔ جب بچے بڑے ہوئے تو تعلیم کے لئے ربوہ رہائش اختیار کر لی۔ اور 1969ء میں ربوہ مستقل طور پر آگئے۔ خود بھی علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ گھر میں ایک چھوٹی سی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ جب بچے ایم اے کا امتحان دینے لگے۔ تو خود بھی اس سال یونیورسٹی سے ایم اے عربی اور بعد ازاں ایم اے اسلامیات کیا۔ حالانکہ آپ کی عمر اس وقت 60 سال سے متجاوز تھی۔ خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس میں بھی باقاعدگی سے حصہ لیا کرتے تھے ربوہ میں نصرت گرلز ہائی سکول میں بطور مینجر سالہا سال رہے۔ اور کچھ عرصہ انسپکٹر انصار اللہ بھی خدمات انجام دیں۔ صحت شروع سے اچھی تھی۔ آخر عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ جب تک صحت نے اجازت دی عبادت بیت الذکر میں ادا کرتے۔

آپ دو بھائی تھے۔ والدہ بچپن میں فوت ہو گئی تھیں۔ والد صاحب بھی 1944ء میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ بہن کوئی نہیں تھی۔ اس طرح ماں باپ بھائی بہن کی محبتوں اور رفاقتوں سے محروم رہے۔ تن تنہا اللہ تعالیٰ کے سہارے زندگی کا سفر طے کیا۔ اور یہ سہارا ہر قدم پر ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار رہا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان میں امن کی نئی امید

طالبان جنہوں نے افغانستان کے دار الحکومت کا محاصرہ کیا ہوا ہے نے اب فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایرانی حکام سے تہران میں بات کریں گے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ طالبان نے ایران سے بات کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ یہ بات ایران کے ڈپٹی وزیر خارجہ نے کابل میں منگل کے روز بتائی۔ دراصل اس بات کا آغاز علاؤالدین بروجردی کے اس بیان سے ہوا جو انہوں نے چار مہینے پہلے دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ افغانستان کے معاملے میں دلچسپی لیتے ہوئے وہاں کے لڑنے والے دھڑوں کے درمیان صلح کروانے کی کوششیں کریں گے۔ طالبان کے راہنماؤں نے اب اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنا ایک وفد تہران بھیجیں گے تاکہ گفتگو وہاں جاری رکھی جائے۔ پاکستان کی حکومت نے طالبان سے کئی دفعہ گفت و شنید کی ہے۔ بروجردی جو کابل کے دو روزہ دورے پر تھے نے صدر برہان الدین ربانی اور ان کے ساتھی لیڈروں سے بات چیت کی انہوں نے کہا کہ ان کے دورے کا ایک مقصد یہ تھا کہ گورنمنٹ اور اس کے دو مخالف دھڑوں کے درمیان صلح کروائی جائے انہوں نے مزید کہا کہ اب ایسے لگتا ہے کہ امن کا وقت قریب ہے۔ لڑنے والے دھڑے ایک دوسرے کو سمجھتے ہوئے قریب آ رہے ہیں۔

OOO

ایرانی وزیر خارجہ کا دورۂ پاکستان

ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر علی اکبر ولایتی نے صدر فاروق احمد خان لغاری سے ایوان صدر میں منگل کے روز ملاقات کی۔ آپ صدر صاحب کے ساتھ کچھ عرصہ اس گفتگو میں مصروف رہے کہ دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ دونوں کے مفادات کیا ہیں۔ اور انہیں کس طرح آگے بڑھانے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے صدر پاکستان کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ' ریلوے کا جو تعلق ترکمانستان اور ایران کا پیدا کیا جا رہا ہے' اس کا افتتاح کریں۔ یہ افتتاح ای۔ سی۔ او۔ کی ترکمانستان میں میٹنگ کے وقت ہو گا۔ ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی منگل کے روز پاکستان پہنچے تھے تاکہ وہ اپنے صدر علی اکبر رفسنجانی کا پیغام وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے نام دیں۔ کہ وہ اس افتتاح کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ بتایا گیا ہے کہ اکبر ولایتی صدر فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کے بعد وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے بھی ملے۔ ان کے علاوہ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد سے بھی انہوں نے ملاقات کی اور اسی طرح وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر اور فارن سیکرٹری نجم الدین شیخ سے بھی ملے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی یہ ملاقاتیں تمام مسائل کے متعلق گفتگو میں صرف ہوئیں۔

OOO

پاک سعودی فرٹیلائزز کی فروخت

معلوم ہوا ہے کہ متحدہ عرب امارات کی ایک فرم نے پاک سعودی فرٹیلائزر کے لئے سب سے زیادہ بولی لگائی ہے۔ یہ بولی کھلے عام لگائی گئی۔ مقصد یہ تھا کہ 80 فی صد حصص کو فروخت کر دیا جائے اور اس طرح مینیجمنٹ بدل دی جائے۔ اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے سیکرٹری پی۔ سی۔ عبداللہ یوسف نے بتایا کہ امارات انوسٹمنٹ گروپ نے سب سے زیادہ بولی دی ہے۔ وہ 109 روپے فی حصہ خرید رہے ہیں۔ پرائیوٹائزیشن کے شعبے نے تمام ملکیت کا 80 فیصد حصہ فروخت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کل حصص چار کروڑ اسی لاکھ ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس قیمت کے مطابق ساری کمپنی کی قیمت 16.5 ارب روپے بنتی ہے۔ پرائیوٹائزیشن کا شعبہ اس پر غور کرے گا اور کیبنٹ کمیٹی کو جس کا پرائیوٹائزیشن سے تعلق ہے آخری منظوری کے لئے بھیجے گا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ چھ بولی دینے والوں میں سے سب سے بڑی بولی متحدہ عرب امارات کی ایک کمپنی کی تھی۔ سیکرٹری نے مزید بتایا کہ تمام حصص میں سے دس فی صدی یونٹ کے ملازمین کے لئے رکھ لئے گئے ہیں۔ وہ تیس دنوں میں اپنے ارادہ کا اظہار کریں گے۔ اگر انہوں نے نہ خریدنے کا فیصلہ کیا تو وہ بھی سب سے زیادہ بولی دینے والے کو دے دئے جائیں گے۔ دیگر دس فی صد حصص میوچل فنڈ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ میوچل فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر یوسف نے بتایا کہ تجویز یہ ہے کہ ایک میوچل فنڈ جاری کیا جائے جس میں بیس کمپنیاں حصہ دار ہوں گی۔

OOO

سان سوچی کے گھر کی ناکہ بندی

برما کی عظیم جمہوریت پسند خاتون اور نوبل انعام یافتہ مادام سانگ آئی سان سوچی کے گھر جانے والے راستوں کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔ تاکہ انہیں برما کا نیا سال عوامی طور پر منائے جانے سے روکا جا سکے۔ برمی خاتون لیڈر نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ وہ سال نو کی تقریب منانے کے لئے شہر کے بڑے برمی مندر میں جائیں گی۔

مادام سان سوچی کو برما کی فوجی حکومت نے چھ سال تک جیل میں ڈالے رکھا۔ ان کو اس وقت جیل میں ڈالا گیا تھا جب وہ ملک کا عام انتخاب جیت چکی تھیں اور ملک کی قیادت ان کو مل جانی چاہئے تھی۔ لیکن برما کی فوجی حکومت نے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا۔ چھ سال تک برما کی جمہوریت کی یہ چیمپئن اپنے گھر میں نظر بند رہیں۔ آخری عالمی دباؤ سے مجبور ہو کر فوجی حکمرانوں نے اسے رہا تو کر دیا مگر اس سے پہلے ان سے ایسی یقین دہانیاں حاصل کر لیں کہ وہ حکومت کے لئے خطرہ نہیں بنیں گی۔ چنانچہ مادام سان سوچی نے رہائی کے بعد خاصا معقول رویہ اختیار کیا۔ لیکن چونکہ وہ بنیادی طور پر ایک سیاسی لیڈر ہیں اور سیاسی لیڈر ہر اعتبار سے یہ کوشش ضرور کرتا ہے کہ اس کی سیاسی پوزیشن مستحکم رہے اور عوام کی نظروں میں اس کا مقام قائم رہے۔ یہی کچھ مادام سوچی بھی کر رہی تھیں اس کے لئے انہوں نے ملک کی ایک مقبول عام مذہبی اور سماجی تقریب کا سہارا لینا چاہا۔ لیکن چونکہ حکومت جو ان کو لیڈر آف دی اپوزیشن سمجھتی ہے غافل نہیں تھی۔ لہذا حکومت نے ان کے گھر کی ناکہ بندی کر دی ہے۔

OOO

جاپان امریکہ دفاعی معاہدہ

سرد جنگ کے خاتمے کے بعد روس کے اردگرد سے امریکہ اور مغربی ملکوں کی افواج کے قیام کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ لہذا کئی جگہوں سے امریکی اور یورپی افواج واپس بلا لی گئیں۔ لیکن ابھی تک ایک مسئلہ ایسا ہے جس سے امریکہ لاتعلق نہیں رہ سکتا اور وہ ہے چین کا مسئلہ چنانچہ امریکہ کے صدر بل کلنٹن اور جاپان کے وزیر اعظم ہاشی موتو نے اکیسویں صدی میں دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی اتحاد کے لئے ایک سیکیورٹی ڈیکلریشن پر دستخط کئے ہیں۔ دستاویز میں دونوں ملکوں کے درمیان تعاون پر زور دیا گیا ہے اور امریکہ کے اس منصوبہ پر بھی زور دیا گیا کہ 47 ہزار امریکی افواج جاپان اور ایک لاکھ بحرالکاہل میں موجود رہے دونوں ملکوں نے چین کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینے پر بھی زور دیا۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

کام لے"

(.........فلاسفی)

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا' اس طریق کو عربی میں غض بصر کہتے ہیں۔ اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آ جائے گی۔ اور اس کی تمدنی ضرورت بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خلق ہے جس کو احصان اور عفت کہتے ہیں"

(.........فلاسفی)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو کہ آپ کے پیرو ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری اولادیں بھی اسی طرح عمل کرتی چلی جائیں اور ہم خدا کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

"اے میرے اللہ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ تقویٰ اور عفت مانگتا ہوں۔ مجھے فارغ البالی عطا کر اور ہر دوسرے سے بے نیاز کر دے"

(نمبر 93 ص 140 حدیقۃ از ملک سیف الرحمان)

بقیہ صفحہ 4

کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہماری پھوپھی اماں کو بھی صحت سے رکھے انہوں نے اپنے خاوند کی مثالی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انکو بہتر جزا دے۔ موصوف کو شعر و شاعری سے بھی رغبت تھی۔ اور کچھ نظمیں اپنی سوانح حیات میں چھاپی ہیں۔ موصوف موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

امداد مستحق مریضان

O مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی حد تک مد ہوتے ہیں لہذا مخیر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈ منسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب ایم اے مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

عزیزہ عائشہ صدیقہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب مقیم حال ایڈنبرا انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسری بیٹی مورخہ 95-12-7 کو عطا فرمائی ہے۔ جس کا حضرت صاحب نے عالیہ عنبر نام عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم میجر (ر) عبدالحمید صاحب شرما کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے والدین اور اقرباء کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم ندیم احمد صاحب ابن مکرم محمد یاسین صاحب راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے 26- مارچ 96ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت عظمیٰ ندیم نام عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صالح اور قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کریم الدین شاد صاحب کراچی کے ہسپتال میں مختصر بیماری کے بعد بتاریخ 16/17 اپریل 96ء کی درمیانی رات کو 9 بجے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی ہیں۔ 17- اپریل بعد عصر مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ بی ایڈ کلاس

گورنمنٹ کالج آف

ایجوکیشن (مردانہ) لاہور

○ صوبہ پنجاب کے سکونتی مرد امیدوار اپنی درخواست پراسپکٹس میں دی گئی شرائط کے مطابق پر کر کے مورخہ 9- مئی 1996ء تک جمع کروادیں۔

احمدی طالبات متوجہ ہوں!

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جا سکے۔

(نظارت تعلیم)

زیارت مرکز واقفین نو لاہور

○ مورخہ 96-3-21 کو لاہور کے حلقہ جات کینال برگ، وحدت کالونی، علامہ اقبال ٹاؤن اچھرہ اور رحمان پورہ کے 35 واقفین نو اور 48 والدین پر مشتمل ایک وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس وفد کے انچارج مکرم حفیظ اللہ خان صاحب تھے۔ وفد کو بہشتی مقبرہ، بیت المبارک، نمائش، بیوت الحمد، جامعہ احمدیہ اور سومنگ پول کی سیر کروائی گئی۔

وفد نے جمعہ بیت الاقصیٰ میں ادا کیا اور MTA سے حضرت صاحب کا خطبہ دارالضیافت میں سنا۔

بچوں کے علمی و ورزشی مقابلہ جات شکور پارک ربوہ کے واقفین نو کے ساتھ کروائے گئے۔ تمام بچوں کو انعامات دیئے گئے۔

وکالت کی طرف سے مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے وفد کے ساتھ ڈیوٹی دی وفد کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ وکالت مکرم انچارج صاحب وفد، عملہ دارالضیافت، مکرم عبدالرشید صاحب سیکرٹری وقف نو شکور پارک اور دیگر تعاون کرنے والے احباب و خواتین کی مشکور ہے جنہوں نے اس وفد کے انتظامات کے سلسلہ میں تعاون فرمایا۔ 96-3-23 کو 2 بجے بعد دوپہر دعا کے ساتھ وفد کو واپس روانہ کیا گیا۔

(وکالت وقف نو)

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

تحریک جدید

○ "جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کریں"۔

○ "یہ تحریک (جدید) کسی خاص گروہ سے مختص نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا۔ ہم اسے احمدیت میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ دین حق کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا احمدیت کا قبول کرنا محض بیکار ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرے"۔

○ "ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا........ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا، نصف، تین چوتھائی یا اللہ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"۔

○ "نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام اس پر پہلے ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔ گویا جلد ادائیگی آپ کو روحانی طور پر ایک اعلیٰ مقام پر پہنچانے کا موجب ہوتی ہے۔ پھر اس میں تاخیر کیوں روا رکھی جائے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے فون کر کے مسٹر شہباز شریف کو ان کی رہائی پر مبارک باد دی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور میں ان کی رہائش گاہ پر ٹیلی فون کرنے کا مقصد سیاسی محاذ آرائی میں کمی اور حزب اختلاف کے ساتھ بہتر ورکنگ ریلیشن شپ قائم کرنا تھا۔ ٹیلی فون کے وقت مسٹر شہباز شریف گھر پر موجود نہ تھے۔ تاہم ان کے اہل خانہ کو بتادیا گیا کہ وزیراعظم ان کی صحت معلوم کرنا چاہتی تھیں اور ان کو رہائی پر مبارکباد دینا چاہتی تھیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمرانوں کو اپنے جانے کا علم ہو چکا ہے۔ مسلم لیگ اب ڈرائنگ روم پارٹی نہیں رہی۔ کراچی سے خیبر تک اس کی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ اقتدار میں ہونے کے باوجود حکمرانوں کی ٹانگیں کانپ رہی ہیں ناکامی ان کا مقدر بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1993ء کے انتخابات میں رات بارہ بجے تک ہم جیت رہے تھے صبح حکومت کسی اور کی بنادی گئی۔ اس دھاندلی کا پنڈورہ بکس ایک نہ ایک روز کھل کر رہے گا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف کو پٹرول پمپوں کو آگ لگوانے سے اقتدار نہیں ملے گا۔ 1998ء تک اقتدار نہیں ملے گا۔ کراچی میں پاکستان کی بقاء کی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ حکومت رہے یا نہ رہے دہشت گردی کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ کو دل کا دورہ پڑا۔ ان کی حالت شام کو خراب ہوئی۔ رات دس بجے سینہ میں شدید درد شروع ہو گیا۔ جس کے بعد انہیں آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں پہنچا دیا گیا۔ صدر اور وزیراعظم نے ان کے علاج کی خصوصی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ بعد میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق ان کی حالت بہتر ہو رہی تھی۔ کارڈیالوجسٹ بریگیڈئر نوری کو ہنگامی طور پر ہسپتال طلب کر لیا گیا۔ جنہوں نے فوری طور پر ان کے کئی قسم کے ٹیسٹ کئے۔ چیف جسٹس انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ہیں۔ جسٹس سید سجاد علی شاہ صاحب کا پہلے بھی دل کا آپریشن ہو چکا ہے۔ دو تین ماہ پہلے بھی وہ ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔

○ بھارت میں جاری عام انتخابات کی مہم کے دوران یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ وزیراعظم نرسیماراؤ کے انتخابی جلسوں میں بہت کم لوگ شریک ہو رہے ہیں۔ پارٹی لیڈروں کے استعفوں اور گروہ بندیوں کے باعث انتخابی مہم کمزور پڑ گئی ہے۔ حوالہ سکینڈل نے کانگریس کے تشخص کو مجروح کیا ہے۔

○ حج 27- اپریل کو اور سعودی عرب میں عیدالاضحیہ 28- اپریل کو ہو گی۔ پاکستان میں عیدالاضحیہ 29- اپریل کو ہو گی۔

○ وفاقی وزیر تجارت چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ بھارت سے گندم چینی منگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ آزادانہ تجارت سے پاکستان میں کوئی صنعت بند نہیں ہو گی۔ ہماری صنعتیں بھارتی مصنوعات کا مقابلہ کرنے کی سکت رکھتی ہیں۔ جب تک بھارت اپنی صنعتوں کے لئے سب سڈیز بند نہیں کرتا اس سے کھلی تجارت ممکن نہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ملک میں اوسطاً 60- ارب روپے کی ٹیکسوں کی چوری ہوتی ہے۔ پورے پاکستان میں صرف 3 تاجر 3 لاکھ روپے سے زائد ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ بجٹ میں ٹیکس لگنے سے بعض مصنوعات کی قیمتوں میں دو سے تین فیصد اضافہ ہو گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے لاہور ہائی کورٹ کے 26 متاثرہ ججوں کی قابلیت کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ فاضل چیف جسٹس کو تمام ریکارڈ فراہم کر دیا گیا ہے۔ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران 16 روز تک ریکارڈ کی چھان بین نہیں کر سکیں گے۔ 14- مئی تک چیف جسٹس کو اپنی سفارشات بھجوائیں گے۔

○ جنوبی افریقہ نے بھارت کو ہرا کر شارجہ کرکٹ ٹورنامنٹ جیت لیا ہے جنوبی افریقہ پہلی بار ٹورنامنٹ میں شامل ہوا تھا۔ گیری کرسٹن مین آف دی میچ اور مین آف دی ٹورنامنٹ قرار پائے۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ حکومت اور سپریم کورٹ کے درمیان موجود تنازعہ جو کئی ہفتوں سے جاری تھا اب کسی حد تک حل ہوتا نظر آرہا ہے۔ جسٹس ناصر اسلم زاہد نے خود اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ وہ مسئلے کو حل کرنے کی خاطر سندھ ہائی کورٹ کی چیف جسٹس شپ چھوڑ کر سپریم کورٹ کے جج بننے کو تیار ہیں۔ بی بی سی کے مطابق جسٹس سجاد علی شاہ بھی اس پر مطمئن ہیں کہ عدالت عظمیٰ کے فیصلوں پر عمل ہو رہا ہے۔ اب اگلے مرحلے میں ایڈہاک ججوں کو مستقل کرنے کا مرحلہ درپیش ہے۔ اگر حکومت کے نامزد کردہ ججوں میں سے کسی کو چیف جسٹس نے مستقل نہ کیا تو اس سے نیا تنازعہ کھڑا ہو سکتا ہے۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے الزام لگایا ہے کہ پنجاب کو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اسلام آباد سے چلایا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ میرے خلاف ایک روپے کی بدعنوانی بھی ثابت نہیں کی جا سکتی۔

○ صدر مملکت نے عید کے پیش نظر سزائے موت کے 12 قیدیوں کو صلح کرنے کے لئے 90 دن کی مہلت دے دی ہے۔ رحم کی اپیلوں کا فیصلہ یہ مدت گزرنے کے بعد سنایا جائے گا۔

○ جماعت اسلامی نے کرپشن کے خلاف مظاہروں اور اسلام آباد کے گھیراؤ کا پروگرام بنالیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ نواز شریف اب عمران خان کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ کبھی وہ ملک دشمنوں سے اتحاد اور کبھی الطاف حسین سے گٹھ جوڑ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گورنر کے ساتھ اختلافات کی خبریں بے بنیاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات اسی سال کرائے جائیں گے۔ جماعتی یا غیر جماعتی بنیاد پر کرانے کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ اگر عمران خان دھماکہ کی کسی ملکی یا بین الاقوامی ایجنسی سے تحقیقات کرانا چاہیں تو حکومت ان کی مدد کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کے سپیکر کی تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ قومی دولت لوٹنے والی بڑی شخصیات پر جلد ہاتھ ڈالا جائے گا۔

○ بھارت میں مسافر ٹرین کے مال گاڑی سے تصادم میں 66- افراد ہلاک ہو گئے۔

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کار ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور
فون : 636 6931- 631 1931

(POLAROTOR) ہر سائز کا ڈش اینٹنا خریدنے کیلئے نیز ایکچوایٹر (موٹر) کی فٹنگ کا بہترین انتظام ہے • اس کے علاوہ ڈش اینٹنا کے متعلق تمام چیزیں بارعائت خرید فرمائیں

الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: EX : 211806

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے، ۶۰ گرام ۹۰ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے —
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Fax: (04524) 534